فتاویٰ امن پوری (قسط ۱۹۴)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

(سوال): کیا آگ سے پکی چیز کھانے سے وضوٹوٹ جاتا ہے؟

(جواب): شروع اسلام میں آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو لازم تھا۔ بعد میں منسوخ ہوگیا، اس بارے میں تفصیل ملاحظہ ہو؛

❀ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اَلْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

''آگ پر پکی چیز کھانے سے وضو ہے۔''

(صحیح مسلم :351)

اس میں اور اس سے معارض روایات میں تطبیق یہ ہے کہ بعض اہل علم کے مطابق یہ استحباب پر محمول ہے اور بعض کے نزدیک منسوخ ہے۔

❀ سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَزُّ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فِي يَدِهِ، فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْقَاهَا وَالسِّكِّينَ الَّتِي يَحْتَزُّ بِهَا، ثُمَّ قَامَ فَصَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ہاتھ میں پکڑ کر بکری کی چانپ کھا رہے ہیں، تو آپ ﷺ کو نماز پڑھانے کیلئے بلایا گیا۔ آپ نے چانپ اور چھری، جس سے کھا رہے تھے، کو وہیں رکھا اور نماز پڑھانے چلے گئے، کھڑے ہوئے، نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔''

(صحيح البخاري : 5408، صحيح مسلم : 355)

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ آخِرَ الْأَمْرَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرْكُ الْوُضُوءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .

''رسول اللہ ﷺ کی طرف سے آخری امر یہ تھا کہ آپ نے آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو کرنا چھوڑ دیا تھا۔''

(سنن أبي داود : 192، سنن النّسائي : 185، سندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن الجارود (24) امام ابن خزیمہ (43) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (1134) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ شَاةٍ ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ .

''رسول اللہ ﷺ نے بکری کی چانپ کھائی، پھر نماز پڑھائی اور وضو نہیں کیا۔''

(صحيح مسلم : 354)

❁ سیدنا سہل بن حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو

فرماتے ہوئے سنا:

مَنْ أَكَلَ لَحْمًا فَلْيَتَوَضَّأْ . ’’جوگوشت کھائے، وضو کرے۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : 180/4، وسندهٗ حسنٌ)

دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ گوشت کھانے کے بعد وضو مستحب ہے۔

❁ عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

إِنَّهٗ وَجَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ عَلَى الْمَسْجِدِ، فَقَالَ : إِنَّمَا أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا لِأَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : تَوَضَّئُوا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ .

’’انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو مسجد میں وضو کرتے دیکھا، فرمایا: میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں، اسی لئے وضو کرتا ہوں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آگ پر پکائے ہوئے سے وضو کرو۔‘‘

(صحيح مسلم : 352)

❁ سلیمان بن یسار رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَرَأَى أَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ : أَتَدْرِي مِمَّا أَتَوَضَّأُ؟ قَالَ : لَا، قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ أَثْوَارِ أَقِطٍ أَكَلْتُهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : مَا أُبَالِي مِمَّا تَوَضَّأْتَ، أَشْهَدُ لَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكَلَ كَتِفَ لَحْمٍ، ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ .

''سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا، انہوں نے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ میں کیوں وضو کر رہا ہوں؟ فرمایا: نہیں۔ کہا: میں نے پنیر کے ٹکڑے کھائے ہیں، اس لیے وضو کر رہا ہوں۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمانے لگے: مجھے اس سے کیا کہ آپ کس چیز کی وجہ سے وضو کر رہے ہیں، میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کی چانپ کھائی، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو گئے، وضو نہیں کیا۔''

(مسند الإمام أحمد : 3464، وسندہٗ صحیحٌ)

فائدہ:

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ؟ قَالَ : إِنْ شِئْتَ فَتَوَضَّأْ، وَإِنْ شِئْتَ فَلَا تَوَضَّأْ قَالَ : أَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ؟ قَالَ : نَعَمْ فَتَوَضَّأْ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ .

''ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہم بکریوں کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا: اگر چاہیں، تو وضو کر لیں، چاہیں، تو نہ کریں، عرض کیا: کیا اونٹ کے گوشت سے وضو کریں؟ فرمایا: ہاں، اونٹ کے گوشت سے وضو کریں۔''

(صحیح مسلم : 360)

حدیث الْوُضُوءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ عام ہے اور حدیث جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ خاص ہے۔ اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، خواہ کچا ہو یا آگ پر پکا ہوا ہو۔

❁ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، وَلَا نَتَوَضَّأُ مِنْ لُحُومِ الْغَنَمِ .

''ہم اونٹوں کے گوشت سے وضو کیا کرتے تھے، بکریوں کے گوشت کھانے سے وضو نہیں کیا کرتے تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة :45/1 وسندهٗ حسنٌ)

❁ امام ابن منذر رحمہ اللہ (319 ھ) لکھتے ہیں:

لَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ اخْتِلَافًا فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ إِلَّا الْوُضُوءَ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ خَاصَّةً .

''میرے علم کے مطابق آج اہل علم میں اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ آگ پر پکائی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا، البتہ صرف اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹتا ہے۔''

(الأوسط :223/1)

❁ علامہ دمیری (808 ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّهُ الْمُخْتَارُ الْمَنْصُورُ مِنْ جِهَةِ الدَّلِيلِ .

اونٹ کا گوشت کھانے پر وضو ٹوٹنے والا موقف دلیل کے اعتبار سے زیادہ مضبوط ہے۔''

(حياة الحَيَوان :280/1)

❁ علامہ عبدالحیٔ لکھنوی (1304 ھ) لکھتے ہیں:

هُوَ مَذْهَبٌ قَوِيٌّ مِنْ حَيْثُ الدَّلِيلِ .

''یہ دلیل کے اعتبار سے قوی مذہب ہے۔''

(التّعليق المُمَجّد، ص 60)

سوال: چھوٹا بچہ کپڑوں پر پیشاب کردے، تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جب بچے کی غذا صرف اور صرف ماں کا دودھ ہو، تو کپڑے پر چھینٹے مارے جائیں گے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

❁ سیدہ ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ، لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ، إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجْرِهٖ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ، فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ .

''میں اپنا چھوٹا بچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی، جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا، اس نے آپ کی گود میں پیشاب کر دیا، آپ نے پانی منگوایا اور متاثرہ جگہ پر چھینٹے مار دیئے، دھویا نہیں۔''

(صحيح البخاري : 223، صحيح مسلم : 287)

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ، فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لایا گیا، تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پیشاب کر دیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا۔''

(صحيح البخاري : 222، صحيح مسلم : 286)

❁ سیدنا ابو السمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ أَخْدِمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ : وَلِّنِي قَفَاكَ، فَأُوَلِّيهِ قَفَايَ فَأَسْتُرُهُ بِهٖ، فَأُتِيَ بِحَسَنٍ، أَوْ حُسَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَبَالَ عَلٰى صَدْرِهٖ فَجِئْتُ أَغْسِلُهٗ فَقَالَ : يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ، وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ .

''میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، جب آپ غسل کا ارادہ کرتے، تو مجھے فرماتے: اپنی پیٹھ میری طرف کرلیں، میں اپنی بیٹھ سے آپ ﷺ کو پردہ کردیتا۔ ایک دفعہ سیدنا حسن یا حسین رضی اللہ عنہما کو لایا گیا، انہوں نے آپ کے سینہ اطہر پر پیشاب کردیا، میں اس کو دھونے کے لئے آگے بڑھا، تو آپ نے فرمایا : بچی کے پیشاب سے (کپڑے کو) دھویا جاتا ہے، جبکہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

(سنن أبي داود : 376، سنن النّسائي : 225، سنن ابن ماجه : 526، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام بخاری (التلخیص الحبیر لابن حجر :1/186) نے ''حسن'' امام ابن خزیمہ (283 ھ)، امام حاکم (1/166)، حافظ ذہبی اور علامہ ابو العباس قرطبی رحمہ اللہ (المفہم لما اشکل من تلخیص کتاب مسلم :1/546) نے صحیح'' کہا ہے۔

۞ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْحَقُّ صِحَّتُهٗ .

''اس کا صحیح ہونا حق ہے۔''

(البدر المُنير :1/533)

۞ سیدنا ابو لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى بَطْنِهٖ أَوْ عَلٰى صَدْرِهٖ حَسَنٌ أَوْ حُسَيْنٌ، فَبَالَ عَلَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَوْلَهٗ أَسَارِيعَ فَقُمْنَا إِلَيْهِ، فَقَالَ: دَعُوهُ فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهٗ عَلَيْهِ.

''میں رسول اللہ ﷺ کے یہاں بیٹھا تھا اور آپ کے پیٹ یا سینے پر سیدنا حسن یا حسین بیٹھے تھے، انہوں نے پیشاب کر دیا، میں نے ان کے پیشاب کی دھاریاں دیکھیں، ہم دھونے کے لیے آگے بڑھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہنے دیجئے، پھر پانی منگوایا اور اس پر چھینٹے لگا دیے۔''

(مسند الإمام أحمد: 348/4، شرح مَعاني الأثار للطّحاوي: 94/1، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ سیدہ لبابہ بنت حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَالَ عَلَيْهِ فَقُلْتُ: الْبَسْ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتّٰى أَغْسِلَهٗ، قَالَ: إِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ.

''سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے، تو انہوں نے پیشاب کر دیا، میں نے عرض کیا: کپڑا پہن لیجئے اور اپنی تہبند مجھے دے دیجئے، میں اسے دھو دیتی ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دھویا تو بچی کے پیشاب سے جاتا ہے، بچے کے پیشاب سے چھینٹے مارے جاتے ہیں۔''

(سنن أبي داود: 375، سنن ابن ماجه: 522، 3923، شرح مَعاني الأثار

للطَّحاوي :94/1 وسندہٗ حسنٌ مّتّصلٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (282ھ) اور امام حاکم رحمہ اللہ (166/1) نے ''صحیح'' کہا ہے۔

اس حدیث کا ایک شاہد مسند احمد (339/6، وسندہٗ صحیح) میں آتا ہے۔

❁ ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَضَتِ السُّنَّةُ بِأَنْ لَا يُغْسَلَ مِنْ بَوْلِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَأْكُلَ الطَّعَامَ، فَإِذَا أَكَلَ الطَّعَامَ غُسِلَ مِنْ بَوْلِهٖ .

''یہ سنت چلی آرہی ہے کہ بچے کے پیشاب سے دھویا نہیں جاتا، یہاں تک کہ وہ کھانا کھانے لگ جائے، جب کھانا کھانے لگ جائے، تو اس کے پیشاب سے بھی دھویا جائے گا۔'' (صحیح ابن حِبّان : 210/4، وسندہٗ حسنٌ)

الحاصل:

جب بچے کی غذا صرف اور صرف ماں کا دودھ ہو، تو اس کے پیشاب پر چھینٹے مارے جائیں گے اور بچی کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔ بعض کا یہ کہنا کہ بچے کے پیشاب پر پانی بہا دیا جائے گا، احادیث کے الفاظ ان کا رد کرتے ہیں۔ صب کا معنی نضح ہے۔ چھینٹے مارنا، نہ کہ پانی بہانا، یعنی غسل خفیف، کیوں کہ الرش، النضح اور الصب یہ تینوں الفاظ الغسل کے مقابلہ میں آئے ہیں، لہٰذا یہاں دھونا مراد نہیں، بلکہ چھینٹے مارنا ہے۔ فہم محدثین بھی اس کی تائید کرتا ہے۔

سوال: حوض کوثر کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: اہل سنت والجماعت اس عقیدہ پر متفق ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا حوض حق

ہے، صحیح اور متواتر احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے، خارجی اور بعض معتزلہ اس کے منکر ہیں، جہاں لوگ حساب و کتاب کے لیے کھڑے ہوں، وہیں ساقی کوثر ﷺ کا حوض ہو گا، یہ آپ کا خاصہ ہے، کسی اور نبی کا حوض نہیں ہوگا، اس کے متعلق مروی روایت ضعیف ہے، دراصل یہ جنت کا پانی ہوگا، جس سے مومنوں کی میزبانی ہوگی، اس کی مسافت ایک مہینے کی ہوگی، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا، اس کی بُو کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوگی، اس کے آب خورے سونے اور چاندی کے ہوں گے، جن کی گنتی آسمان کے ستاروں کے مانند ہوگی، جو اُس سے پی لے گا، اُسے کبھی پیاس نہیں لگے گی، اللہ تعالیٰ جنت میں بھی نبی کریم کو حوض عطا فرمائیں گے، جس کا نام ''الکوثر'' ہوگا، اس کے اوصاف بھی یہی ہوں گے، حوض سے صرف مومنین پئیں گے، جبکہ بدعتی اور ظالم اس کی طرف لپکیں گے تو انہیں روک دیا جائے گا، جو بھی اس کا منکر ہوگا، وہ اس سے محروم ہوگا، ان شاءاللہ!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ﴾(الکوثر :1)

''(اے نبی!) ہم نے آپ کو کوثر عطا کیا۔''

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ، مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ، وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ، وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ، مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا .

''میرے حوض کی لمبائی ایک ماہ کی مسافت کے برابر ہے، اس کا پانی دودھ

سے زیادہ سفید ہے، اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ عمدہ ہے، اس کے برتن (تعداد اور چمک میں) آسمان کے ستاروں کی مانند ہیں۔ جو حوض سے پی لے گا، اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔''

(صحيح البخاري : 6579، صحيح مسلم : 2292)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) لکھتے ہیں:

''حوض محمدی کے متعلق وارد ہونے والی احادیث کا ذکر، یہ مشہور احادیث ہیں اور ان کے طرق متعدد ہیں، بہت زیادہ ہیں۔ اگر چہ اہل بدعت کے ناک خاک آلود ہو جائیں، جو لوگ حوض کا انکار کرتے ہیں، ان کے لائق تو یہی ہے کہ ان کو حوض سے دور کر دیا جائے، جیسا کہ بعض سلف فرما گئے ہیں: جو کرامت کی تکذیب کرتا ہے، وہ اس کرامت کا حق دار نہیں بن سکتا، اگر منکرین حوض ان احادیث سے واقف ہو جائیں، جو ہم عن قریب سامنے لا رہے ہیں، تو وہ ایسی بات کبھی نہ کہیں۔''

(النّهاية في الفتن والملاحم :374/1)

شارح بخاری حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) نقل کرتے ہیں:

مِمَّا يَجِبُ عَلٰى كُلِّ مُكَلَّفٍ أَنْ يَعْلَمَهٗ وَيُصَدِّقَ بِهٖ أَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى قَدْ خَصَّ نَبِيَّهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَوْضِ الْمُصَرَّحِ بِاسْمِهٖ وَصِفَتِهٖ وَشَرَابِهٖ فِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ الشَّهِيرَةِ الَّتِي يَحْصُلُ بِمَجْمُوعِهَا الْعِلْمُ الْقَطْعِيُّ إِذْ رَوٰى ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّحَابَةِ

نَيِّفٌ عَلَى الثَّلَاثِينَ مِنْهُمْ فِي الصَّحِيحَيْنِ مَا يُنِيفُ عَلَى الْعِشْرِينَ وَفِي غَيْرِهِمَا بَقِيَّةُ ذٰلِكَ مِمَّا صَحَّ نَقْلُهُ وَاشْتُهِرَتْ رُوَاتُهُ ثُمَّ رَوَاهُ عَنِ الصَّحَابَةِ الْمَذْكُورِينَ مِنَ التَّابِعِينَ أَمْثَالُهُمْ وَمَنْ بَعْدَهُمْ أَضْعَافُ أَضْعَافِهِمْ وَهَلُمَّ جَرًّا وَأَجْمَعَ عَلٰى إِثْبَاتِهِ السَّلَفُ وَأَهْلُ السُّنَّةِ مِنَ الْخَلَفِ وَأَنْكَرَتْ ذٰلِكَ طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُبْتَدِعَةِ وَأَحَالُوهُ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَغَلَوْا فِي تَأْوِيلِهِ مِنْ غَيْرِ اسْتِحَالَةٍ عَقْلِيَّةٍ وَّلَا عَادِيَّةٍ تَلْزَمُ مِنْ حَمْلِهِ عَلٰى ظَاهِرِهِ وَحَقِيقَتِهِ وَلَا حَاجَةَ تَدْعُو إِلٰى تَأْوِيلِهِ فَخَرَقَ مَنْ حَرَّفَهُ إِجْمَاعَ السَّلَفِ وَفَارَقَ مَذْهَبَ أَئِمَّةِ الْخَلَفِ قُلْتُ أَنْكَرَهُ الْخَوَارِجُ وَبَعْضُ الْمُعْتَزِلَةِ .

''ہر مکلّف پر اس بات کا جان لینا اور اس کی تصدیق کرنا واجب ہے کہ اللہ نے نبی کریم ﷺ کو خصوصی حوض عطا فرمایا ہے، صحیح احادیث میں اس کا نام، اس کی صفات اور اس کے پانی کا ذکر موجود ہے، یہ احادیث اتنی مشہور ہیں کہ ان سے علم قطعی کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ یہ احادیث تقریباً تیس صحابہ نے بیان کی ہیں، بیس ان میں سے بخاری و مسلم میں بھی ہیں اور باقی دوسری کتابوں میں، جن کی سندیں صحیح ہیں، پھر اس کے بعد اتنے ہی تابعین نے بیان کیا، پھر اس سے زیادہ بلکہ دو گنے راویوں نے بیان کیں، اسی طرح بات آگے چلتی چلی گئی۔ اس بات پر سلف اور اہل سنت کا اجماع ہے، بعد میں پھر اہل بدعت نے

اس کا انکار کیا اور اس کی ایسی تاویلات کیں کہ جو بنتی ہی نہ تھیں، غیر عقلی تاویلات، ان کی تاویلات کا ذکر کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔اس کا انکار بعض خوارج اور معتزلہ نے کیا ہے۔''

(فتح الباري :467/11)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (463ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ فِي حَوْضِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاتِرَةٌ صَحِيحَةٌ ثَابِتَةٌ كَثِيرَةٌ وَالْإِيمَانُ بِالْحَوْضِ عِنْدَ جَمَاعَةِ عُلَمَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَاجِبٌ وَالْإِقْرَارُ بِهٖ عِنْدَ الْجَمَاعَةِ لَازِمٌ وَّقَدْ نَفَاهُ أَهْلُ الْبِدَعِ مِنَ الْخَوَارِجِ وَالْمُعْتَزِلَةِ وَأَهْلِ الْحَقِّ عَلَى التَّصْدِيقِ بِمَا جَاءَ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''حوض کے متعلق وارد ہونے والی احادیث علما کے نزدیک متواتر ہیں، ان کا اقرار کرنا لازم ہے، اہل بدعت از قسم خوارج اور معتزلہ نے اس کا انکار کیا ہے اور اہل حق رسول اللہ ﷺ کی احادیث کی تصدیق کرتے ہیں۔''

(التمهيد لما في المؤطإ من المعاني والأسانيد :291/2)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (544ھ) لکھتے ہیں:

حَدِيثُ الْحَوْضِ صَحِيحٌ، وَالْإِيمَانُ بِهٖ وَاجِبٌ، وَالتَّصْدِيقُ بِهٖ مِنَ الْإِيمَانِ، وَهُوَ عَلٰى وَجْهِهٖ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، لَا يُتَأَوَّلُ وَلَا يُحَالُ عَنْ ظَاهِرِهٖ، خِلَافًا لِّمَنْ لَّمْ يَقُلْ مِنَ

الْمُبْتَدِعَةِ الْبَاقِينَ لَهٗ، وَالْمُحَرِّفِينَ لَهٗ بِالتَّأْوِيلِ عَنْ ظَاهِرِهٖ، وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ مُّتَوَاتِرُ النَّقْلِ، رَوَاهُ جَمَاعَةٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ .

''حوض کی حدیث صحیح ہے، اس پر ایمان لانا واجب ہے، اس کی تصدیق کرنا ایمان کا حصہ ہے، اہل سنت کے ہاں یہ احادیث اپنے ظاہر پر ہیں، ان کی تاویل نہیں کی جا سکتی اور نہ ان کو اپنے ظاہر سے ہٹایا جا سکتا ہے، اس کے برعکس اہل بدعت اس کی تحریف کرتے ہوئے تاویل کرتے ہیں، یہ حدیث ثابت ہے اور نقل کے اعتبار سے متواتر ہے، اس کو صحابہ کی ایک جماعت نے بیان کیا ہے۔''

(إكمال المعلم بفوائد مسلم : 260/7)

علامہ ابن ابی العز حنفی رحمہ اللہ (792ھ) لکھتے ہیں:

اَلْأَحَادِيثُ الْوَارِدَةُ فِي ذِكْرِ الْحَوْضِ تَبْلُغُ حَدَّ التَّوَاتُرِ، رَوَاهَا مِنَ الصَّحَابَةِ بِضْعٌ وَّثَلَاثُونَ صَحَابِيًّا .

''حوض کے ذکر پر مشتمل احادیث متواتر ہیں، ان کو تیس سے زیادہ صحابہ نے بیان کیا ہے۔''

(شرح العقيدة الطّحاوية، ص 227)

علامہ عراقی رحمہ اللہ (806ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ إِثْبَاتُ حَوْضِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهٗ حَوْضٌ حَقِيقِيٌّ عَلٰى ظَاهِرِهٖ مَخْلُوقٌ مَوْجُودٌ الْيَوْمَ وَهُوَ كَذٰلِكَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ لَا يَتَأَوَّلُونَهٗ وَيَجْعَلُونَ الْإِيمَانَ بِهٖ فَرْضًا

وَّأَحَادِيثُهٗ قَدْ بَلَغَتِ التَّوَاتُرَ .

''اس میں رسول اللہ ﷺ کے حوض کا اثبات ہے، یہ ایک حقیقی حوض ہے، اس کو ظاہر پر رکھا جائے گا، آج کے دن یہ ایک مخلوق ہے اور موجود ہے، اہل سنت کے ہاں اس کی یہی صفت ہے، وہ اس کی تاویل نہیں کرتے بلکہ اس پر ایمان کو فرض قرار دیتے ہیں، حوض کی احادیث تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔''

(طرح التّثريب في شرح التقريب : 296/3)

علامہ عینی حنفی (855ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مِمَّا كَادَ أَنْ يَّبْلُغَ مَبْلَغَ الْقَطْعِ وَالتَّوَاتُرِ عَلٰى رَأْيِ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْعُلَمَاءِ يَجِبُ الْإِيمَانُ بِهٖ فِيمَا حَكَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ .

''یہ حدیث علما کی ایک جماعت کی رائے کے مطابق قطعی اور متواتر ہے، جس پر ایمان واجب ہے۔ یہ بات کئی لوگوں نے بیان کی ہے۔''

(عمدة القاري : 210/12، 3/20، 135/23)

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري : 1196، صحيح مسلم : 1391)

② سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري : 3163)

③ سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري : 3792، صحيح مسلم : 1845)

④ سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري : 4042، صحيح مسلم : 2296)

⑤ سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم مدنی رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري: 4330، صحيح مسلم: 1061)

⑥ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري: 6576، صحيح مسلم: 2297)

⑦ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري: 6577، صحيح مسلم: 2299)

⑧ سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري: 6583، صحيح مسلم: 229)

⑨ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت۔

(صحيح البخاري: 6586)

⑩ سیدنا حارثہ بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ

(صحيح البخاري: 6591، صحيح مسلم: 2298)

⑪ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما

(صحيح البخاري: 6593، صحيح مسلم: 2294)

⑫ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما

(صحيح البخاري: 6579، صحيح مسلم: 2292)

⑬ سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم: 1822)

⑭ سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم: 2289)

⑮ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

(صحيح مسلم : 2294)

⑯ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا

(صحيح مسلم : 2295)

⑰ سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم : 2300)

⑱ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم :2301)

⑲ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم : 248)

⑳ سیدنا مستورد بن شداد رضی اللہ عنہ

(صحيح مسلم : 2298)

㉑ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما

(المعجم الكبير للطبراني :125/11، وسندهٗ حسنٌ)

㉒ سیدنا عتبہ بن عبید سلمی رضی اللہ عنہ

(المعجم الكبير للطبراني : 125/17، وسندهٗ حسنٌ)

㉓ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

(مسند الإمام أحمد : 372-371/4، وسندهٗ حسنٌ)

㉔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

(مسند الإمام أحمد : 384/3، وسندهٗ صحيحٌ)

۲۵ سیدنا بریدہ بن خصیب اسلمی رضی اللہ عنہ

(النّهاية لابن كثير :308/1، نقلًا عن مسند أبي يعلٰى، وسندهٗ حسنٌ)

۲۶ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(مسند الإمام أحمد :4/1ـ5، صحيح ابن حبان : 6476، صحيح أبي عوانة : 443، كتاب التّوحيد لابن خزيمة : 736/2، وسندهٗ حسنٌ)

۲۷۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

(تفسير ابن كثير : 485/5، نقلًا عن مسند أبي يعلٰى، وسندهٗ حسنٌ)

۲۸۔ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ

(صحيح ابن حبان : 6594، وسندهٗ حسنٌ)

۲۹۔ سیدنا صنابح احمسی رضی اللہ عنہ

(مسند الإمام أحمد : 351/4، وسندهٗ صحيحٌ)

۳۰۔ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ

(مسند الإمام أحمد : 243/4، وسندهٗ صحيحٌ)

نوٹ :

اس مضمون کی دیگر روایات بھی موجود ہیں، مذکورہ بالا تقریبا تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی روایات کئی کئی سندوں سے موجود ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (774ھ) نے کوثر کے بارے میں احادیث کو متواتر کہا ہے۔

(تفسير ابن كثير : 502/8)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) نے حوض سے متعلق احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

(النكت على صحيح البخاري : 215/2)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) نے حوض کی احادیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

(مَناهل الصّفا، ص 105)

عبدالسلام بن ابی حازم ابوطالوت بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ أَبَا بَرْزَةَ دَخَلَ عَلٰى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، فَحَدَّثَنِي فُلَانٌ سَمَّاهُ مُسْلِمٌ وَكَانَ فِي السِّمَاطِ فَلَمَّا رَآهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ: إِنَّ مُحَمَّدِيَّكُمْ هٰذَا الدَّحْدَاحُ، فَفَهِمَهَا الشَّيْخُ، فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ أَنِّي أَبْقٰى فِي قَوْمٍ يُعَيِّرُونِي بِصُحْبَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهٗ عُبَيْدُ اللّٰهِ: إِنَّ صُحْبَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ زَيْنٌ غَيْرُ شَيْنٍ، قَالَ: إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِأَسْأَلَكَ عَنِ الْحَوْضِ، سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ فِيهِ شَيْئًا؟ فَقَالَ لَهٗ أَبُو بَرْزَةَ: نَعَمْ لَا مَرَّةً، وَّلَا ثِنْتَيْنِ، وَلَا ثَلَاثًا، وَلَا أَرْبَعًا، وَّلَا خَمْسًا، فَمَنْ كَذَّبَ بِهٖ فَلَا سَقَاهُ اللّٰهُ مِنْهُ، ثُمَّ خَرَجَ مُغْضَبًا.

”میں نے سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس گئے، مجھے فلاں نے بیان کیا، یعنی مسلم نے، جو کہ مسلم ایک صف میں کھڑے تھے۔ سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو جب عبیداللہ نے دیکھا، تو کہنے لگا: یہ تمہارا چھوٹے قد کا محمدی ہے۔ تو شیخ اس کی بات سمجھ گئے، تو فرمانے لگے: مجھے معلوم نہیں تھا کہ میں ایک ایسی قوم میں موجود ہوں گا، جو مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پر عار دلائیں

گے۔تو عبیداللہ ان سے کہنے لگا: محمد ﷺ کی صحبت آپ کے لئے زینت ہے، کوئی عیب نہیں۔ میں نے آپ کی طرف اس لئے ان کو بھیجا تھا کہ یہ آپ سے حوض کے متعلق پوچھ لیں۔کیا رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں کچھ فرمایا؟ فرمایا: ہاں اور یہ ایک دو تین یا چار پانچ دفعہ نہیں فرمایا، بلکہ اس سے بھی زیادہ دفعہ فرمایا: جو اس کی تکذیب کرتا ہے، اللہ اس کو حوض سے پانی نہ پلائے، یہ کہا اور غصے سے باہر نکل گئے۔''

(مسند الإمام أحمد : 421/4، سنن أبي داود : 4749، وسندهٗ حسنٌ)

اس روایت کے بہت سے شواہد بھی ہیں۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

اَلْكَوْثَرُ الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ : قُلْتُ لِسَعِيدٍ : إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهٗ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ سَعِيدٌ : النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ .

کوثر وہ خیر کثیر ہے، جو اللہ نے آپ ﷺ کو دے دی ہے، ابو بشر کہتے ہیں: میں نے سعید سے پوچھا کہ لوگ کہتے ہیں کہ کوثر جنت کی ایک نہر ہے، سعید فرمانے لگے: جنت کی نہر ہی تو وہ خیر ہے، جو اللہ نے آپ کو دے دی ہے۔''

(صحيح البخاري : 6578)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے نبی کریم ﷺ کے مبارک ہاتھ سے حوض کا جام پلائے، آمین یا رب العالمین!